رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ — ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الفضل بِیَدِ اللہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ — عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

338

الفضل قادیان

اللہ اکبر

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ
ششماہی
سہ ماہی

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ — قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۵	۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۸ جون ۱۹۳۷ء	نمبر ۱۳۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

میاں انس احمد ابن صاحبزادہ مرزا حافظ ناصر احمد صاحب کو بخار ہے۔ اور گردہ میں تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

یہ خبر نہایت خوشی۔ اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ کل جناب ڈاکٹر نواب الدین صاحب جو کہ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین لاہور کے داماد ہیں۔ یہاں تشریف لا کر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی بیعت کی:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یقین کا تازہ دودھ پیو

"دن گزر گیا۔ اب عصر کا وقت ہے۔ چار بجنے کے قریب۔ رات ہوا چاہتی ہے۔ سورج غروب ہونے کو ہے۔ اب اگر دیکھنا ہے۔ دیکھ لو۔ پھر کیا دیکھوگے قبل اس کے کہ کوچ کرو۔ اپنے کھانے کے لئے عمدہ چیزیں آگے بھیجو۔ نہ پتھر اور اینٹ۔ اور پہننے کے لئے ابریشم روانہ کرو نہ کانٹے۔ اور خس وخاشاک۔ وہ خدا جو بچے کے پیدا ہونے سے پہلے پستان میں دودھ ڈالتا ہے۔ اس نے تمہارے لئے تمہارے ہی زمانہ میں تمہارے ہی ملکوں میں ایک شخص بھیجا ہے۔ تا ماں کی طرح اپنی چھاتیوں سے تمہیں دودھ پلائے۔ سو وہی تمہیں یقین کا دودھ پلائے گا۔ جو سورج سے زیادہ سفید۔ اور تمام شرابوں سے زیادہ سرور بخشتا ہے۔ پس اگر تم جیتے پیدا ہوئے ہو۔ مُردہ نہیں ہو۔ تو آؤ۔ اس پستان کی طرف دوڑو۔ کہ تم اس سے تازہ دودھ پیوگے۔ اور وہ دودھ اپنے برتنوں سے پھینک دو۔ کہ جو تازہ نہیں۔ اور گندی ہواؤں نے اس کو متعفن کر دیا ہے اور اس میں کیڑے چل رہے ہیں۔ جن کو تم دیکھ نہیں سکتے وہ تمہیں روشن نہیں کر سکتا۔ بلکہ اندر داخل ہوتے ہی طبیعت کو بگاڑ دے گا۔ کیونکہ اب وہ دودھ نہیں ہے۔ بلکہ ایک زہر ہے۔ ہر ایک سفیدی کو بنظر تعریف نہ دیکھو۔ کیونکہ بعض سپیدی سے بعض سیاہ ہی اچھے ہیں۔ جیسا کہ بال سیاہ جوانی کی طاقت پر دلالت کرتا ہے۔ اور بال سفید ضعف اور کمزوری اور پیرانہ سالی پر۔ اسی طرح ریاکاری کی سپیدی اور نیکی کی نمائش کسی کام کی نہیں ہے۔ اس سے گناہ گار سادہ وضع اچھا ہے۔ کہ جو فریب سے اپنے گناہ کو نہیں چھپاتا۔ سو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ وہ خدا کی منفرت سے زیادہ قریب ہے"۔

ایک اہم اور نئی کتاب کی مرکزی لائبریری کے لئے ضرورت

ایک اہم اور نئی شائع شدہ کتاب انسائیکلو پیڈیا آف اسلام جو کہ چار ضخیم جلدوں میں ہے۔ اور دو جزو ضمیمہ کے الگ ہیں۔ اس کی قیمت ۵۸ پونڈ یا ۷۰۲ روپے ہے۔ اس کتاب کی مرکزی لائبریری قادیان کے لئے اشد ضرورت ہے۔ کوئی صاحب حیثیت دوست یہ کتاب مرکزی لائبریری کے لئے خرید کر ثواب حاصل کریں۔ یا جزواً امداد فرمائیں۔ ان کی طرف سے یہ ایک صدقہ جاریہ کا کام ہوگا۔ اور صیغہ تالیف کے کام کو بہت تقویت پہونچے گی۔

ناظر تالیف و تصنیف قادیان

احمدی اساتذہ کو بر وقت اطلاع

تحریک جدید کے مطالبہ وقف رخصت کے ماتحت گزشتہ دو سالوں میں بہت سے اصحاب اس تبلیغی جہاد میں حصے لے چکے ہیں۔ اور تیسرے سال کے لئے بھی سینکڑوں نے اپنے نام پیش کئے ہیں۔ اور کر رہے ہیں۔ جن کو ماہ بماہ مجوزہ پروگرام کے مطابق مستقل مرکزوں اور خاص حالات کے ماتحت متفرق مقامات پر بھیجا جاتا ہے۔ اس طرح خدا کے فضل سے ایک وسیع حلقہ میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ خوشی کا باعث ہے۔ کہ ہر سال مدرسین میں سے ۹۵ فی صدی اصحاب اس مطالبہ میں حصہ لیتے ہیں۔ اور موسم گرما کی رخصتیں اکثر ساری کی ساری تبلیغ کے لئے وقف کر دیتے ہیں۔

چونکہ بچوں کی ابتدائی نشو و نما اساتذہ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے انسانی طبیعت کے رجحانات کو سمجھنے اور حق کے قبول کرنے کی استعداد کا اندازہ لگانے میں ان کو مشکل نہیں ہوتی۔ اس لئے اُن کی تبلیغ نہائت کامیاب ثابت ہوتی ہے امسال موسم گرما کی تعطیلات نزدیک آ رہی ہیں۔ جو صاحب اس وقت تک اپنی رخصتیں وقف نہ کر سکے ہوں۔ یا اطلاع نہ دے سکے ہوں وہ بہت جلد دفتر تحریک جدید میں اطلاع دیں۔ تاکہ ان کے لئے تبلیغی پروگرام تجویز کر کے انہیں بر وقت اطلاع دی جا سکے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

اعلان دفتر ناظم تحریک جدید

مولوی عبد الخالق و مولوی احمد صاحبان نے تحریک جدید کے لئے تین سال کے واسطے اپنے آپ کو وقف کیا تھا۔ چونکہ انہوں نے میعاد کے اندر معاہدہ کو توڑا ہے اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خدمات سے سبکدوش کر دیا ہے اور لسٹ واقفین سے نام خارج فرما دیا ہے۔ ناظم تحریک جدید

درخواستہائے دعا (۱) بابو غلام محمد صاحب اختر شاف وارڈن ریلوے لاہور چند روز سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد الدین مختار صدر انجمن احمدیہ (۲) میرا لڑکا اور بیوی عرصہ سے بیمار ہیں۔ دعائے صحت کریں۔ عبد الکریم حال باریکوٹ (۳) برادرم محمد مسعود احمد کئی دنوں سے بعارضہ بخار میعادی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد احمد ثاقب (۴) میری دادی اور بھاوج جو سخت بیمار ہیں احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار دوست محمد خان گورنمنٹ کالج رہتک۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۵ جون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

بیرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:

۱۶۸	کی ٹوکو صاحب	ٹبورہ (افریقہ)	۱۸۱	گلیمزا صاحب	ٹبورا افریقہ
۱۶۹	سندوبا صاحب	〃	۱۸۲	سالم 〃	〃
۱۷۰	اولیدی 〃	〃	۱۸۳	کوسونگو 〃	〃
۱۷۱	سمیلا 〃	〃	۱۸۴	خمیس 〃	〃
۱۷۲	کروگیا 〃	〃	۱۸۵	مسعود 〃	〃
۱۷۳	فیروزی 〃	〃	۱۸۶	مجلیوا 〃	〃
۱۷۴	وُدکیری 〃	〃	۱۸۷	سلیمان 〃	〃
۱۷۵	رمضان 〃	〃	۱۸۸	فیروزی 〃	〃
۱۷۶	الماسی کرونگا 〃	〃	۱۸۹	معلم رمضان صاحب	〃
۱۷۷	سلیمان 〃	〃	۱۹۰	شعبانی علی صاحب	〃
۱۷۸	عیدی 〃	〃	۱۹۱	زکریا صاحب	〃
۱۷۹	الماسی 〃	〃	۱۹۲	دل میر صاحب	بلگریڈ یوگوسلاویہ
۱۸۰	عثمان 〃	〃			

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء شائع ہو گئی

اخبار الفضل مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۳۷ء میں اس امر کے متعلق اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۷ء طبع ہو گئی ہے۔ اور ان جماعتوں کو بھجوائی گئی ہے۔ جو اس کی قیمت پیشگی ادا کر چکی ہیں۔ چونکہ مجلس مشاورت کی رپورٹوں میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ایسے فیصلے شائع ہوتے ہیں۔ جن پر جماعت کے ہر ایک فرد کا جلد سے جلد عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہر جماعت کے لئے اس کا منگانا اشد ضروری ہے۔ پہلے اعلان کے ذریعہ امید کی گئی تھی۔ کہ وہ جماعتیں بھی رپورٹ کی قیمت (جو کہ ایک روپیہ ہے) بھجوا کر اپنی اپنی جماعت کے لئے جلد منگوا لیں گی۔ لیکن افسوس سے اس امر کا ذکر کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے۔ کہ ابھی تک جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ بناء بریں اب دوبارہ جماعتوں کی توجہ اس طرف منعطف کراتے ہوئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اس طرف فوری توجہ کریں گی۔ پرائیویٹ سکرٹری

ضروری اطلاع

اخبار "الفضل" مورخہ ۶ مئی ۱۹۳۷ء میں "ایک طبیب کی ضرورت" اعلان ہوا تھا۔ چونکہ یہ جگہ پُر ہو چکی ہے۔ اس لئے دوست اس جگہ کے لئے اب درخواستیں نہ بھجوائیں۔

ناظر امور عامہ قادیان۔

339

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۶ھ

زود رنج کانگرسی کارکن

تھوڑے ہی دن ہوئے۔ اچاریہ کرپلانی جنرل سکرٹری آل انڈیا کانگرس کمیٹی نے جس لب ولہجہ میں یونینسٹ پارٹی پنجاب کے چیف سکرٹری خان بہادر نواب احمد یار خان دولتانہ کو مخاطب کیا تھا۔ اسے سنجیدہ اور متین طبقوں میں پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا گیا تھا چونکہ اس سے قبل اخبار "زمیندار" کے متعلق ایک اور کانگرسی کارکن نے اپنے نوٹ میں جو طریق کلام اختیار کیا تھا۔ وہ بھی اسی رنگ کا تھا۔ اس لئے ہم نے ارادہ کیا۔ کہ کانگرس کو اس طرف توجہ دلائی جائے۔ کہ جبکہ وہ ہندوستان کی آزادی کے عظیم الشان مقصد کو لے کر کھڑی ہوئی ہے۔ اور اس کے لئے ہندوستان کی تمام اقوام کا تعاون حاصل کرنا چاہتی ہے۔ خاصکر مسلمانوں کی امداد کو بہت قیمتی سمجھکر اس کے لئے کوشش کر رہی ہے۔ تو اس کے کارکنوں کو ہر موقعہ پر بڑے حوصلہ اور وسیع قلب کا ثبوت دینا چاہیئے اور ذرا ذرا سی بات پر آپے سے باہر ہو کر زود رنجی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر اچاریہ کرپلانی کے الفاظ ذہن سے اتر جانے کی وجہ سے ہم ان خیالات کا اظہار نہ کر سکے۔ اب جبکہ ہمیں ذاتی طور پر اسی قسم کے تلخ تجربہ سے دوچار ہونا پڑا ہے۔ ہم اس طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے۔ کانگرس کے "شعبۂ اسلامیات" کے کارکن بہت زیادہ حساس واقع ہوئے ہیں۔ انہیں مسلمان اخبارات میں جہاں کوئی لفظ کانگرس کے خلاف نظر آئے۔ فوراً اس کی تردید کے لئے کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ غلطی کی اصلاح اور غلط بیانی کی تردید کا کانگرسی کارکنوں کو حق حاصل ہے۔ لیکن اس کی شدت جب خواہ مخواہ تلخ و ترش الفاظ کی شکل اختیار کرے۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ کانگرس نے مسلمان اخبارات کے لئے تو "شعبہ اسلامیات" کے نام سے "محکمہ احتساب" قائم کر کے ان کی سابقہ پابندیوں میں ایک اور کا اضافہ کر دیا ہے لیکن ہندو اخبارات کو کامل آزادی دے دی ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کانگرس کے کسی شعبہ نے ہندو اخبارات کے کسی بیان کے خلاف کبھی لب کشائی نہیں کی۔ اور ان اخبارات کے متعلق کبھی کوئی اعلان ہماری نظر سے نہیں گزرا۔

بہرحال ہمیں کانگرس کے شعبہ اسلامیات کی طرف سے جو مراسلہ "برائے اشاعت" موصول ہوا ہے۔ وہ یہ ہے:۔

"مکرمی! بعد تسلیم۔

مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ کے اخبار میں بعض اوقات کانگرس کے متعلق تکلیف دہ غلط بیانیاں کی جاتی ہیں ۲۔ جون کی اشاعت میں "واقعات عالم پر نظر" عنوان "احرار کی فتنہ پردازیاں" کے تحت میں آپ نے لکھا ہے۔ کہ "اب کانگرس نے ان کو لکھنؤ میں نوازا۔ ان کی سیاسی کانفرنس کرائی"۔ اس کے بعد آپ نے لکھنؤ کے شیعہ سنی فساد کی ذمہ داری بالواسطہ کانگرس پر عائد کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور تحریر فرمایا ہے۔ کہ "ممکن ہے کہ کانگرسی کارکنوں کا وہ طبقہ جو مہاسبھائی رنگ میں رنگین ہے۔ اس کی کارگزاری پر خوش ہو"۔ میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں۔ کہ لکھنؤ کی احرار کانفرنس سے کانگرس کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ آپ کا بیان بالکل لاعلمی پر مبنی تھا۔ شیعہ سنی فساد کی ذمہ داری کے متعلق مجھے یہ مجبوراً کہنا پڑتا ہے۔ کہ آپ نے ایک اخلاقی جرم کا ارتکاب کیا ہے۔ بغیر صحیح واقعات کا علم حاصل کئے ہوئے کسی ادارہ کی طرف اس قسم کی باتیں منسوب کرنا صحافتی اخلاقیات کے قطعاً منافی ہے۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ابھی احرار کانفرنس نے کانگرس کی شرکت کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے اور اس وقت تک مجلس احرار۔ اور کانگرس میں کوئی رابطہ یا تعلق موجود نہیں ہے۔

امید ہے۔ کہ آپ اپنے قارئین کو اپنے بیان کی غلطی سے مطلع فرمائیں گے۔ اور آئندہ اس قسم کی تحریروں سے اجتناب فرمائیں گے۔ نیازمند علی اطہر شعبہ اسلامیات"

اس کے متعلق پہلی گزارش تو یہ ہے کہ "تکلیف دہ غلط بیانیوں" کا بے بنیاد الزام نہایت تکلیف دہ اور افسوسناک ہے۔ اور اس کی تائید میں جو ایک ہی مثال پیش کی گئی ہے۔ اسے مدیر الفضل کی طرف یہ کہکر منسوب کرنا کہ "آپ نے لکھا ہے" بجائے خود غلط بیانی ہے کیونکہ جس مضمون کا حوالہ دیا گیا ہے وہ "الفضل" کے ایک نامہ نگار کا ہے۔ اور یہ تصریح مضمون کے ساتھ ہی موجود ہے۔ اگر "الفضل" کے نامہ نگار کی یہ اطلاع کہ "اب کانگرس نے احرار کو لکھنؤ میں نوازا۔ ان کی سیاسی کانفرنس کرائی" درست نہیں۔ تو اسے ناواقفیت اور لاعلمی قرار دیا جا سکتا ہے۔ نہ کہ "الفضل" کی غلط بیانی۔

پھر لکھنؤ میں "شیعہ سنی فساد کی بالواسطہ ذمہ داری" کو کانگرس کی طرف منسوب کر کے تو بڑے غیظ و غضب کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور اسے "ایک اخلاقی جرم کا ارتکاب" بتایا گیا ہے۔ لیکن اس بات کو فراموش کر دیا گیا ہے کہ کانگرس کے بعض سرکردہ لیڈروں کا دامن فرقہ وارانہ فسادات کے نمایاں دھبوں سے آلودہ ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں۔ کانگرس نے ایک انتخاب کے سلسلہ میں پنجاب کے مسلمانوں میں سخت ناگوار کشمکش پیدا کرنے اور ان کو آپس میں الجھانے اور فساد برپا کرنے کے لئے حال میں جو سامان فراہم کئے۔ اور جنہیں مسلمانوں کی دوراندیشی نے قطعاً ناکام بنا دیا۔ انہی سے ظاہر ہے۔ کہ کانگرس نے ابھی تک نہ مسلمانوں کو سمجھا ہے۔ اور نہ ان کے بارے میں صحیح طریق عمل اختیار کیا ہے۔

ان حالات میں کھینچ تان کر خود ایک نتیجہ اخذ کرنا اور پھر اس کی بناء پر پسندیدہ اخلاق کو بالائے طاق رکھ کر کسی کو اخلاقی جرم کا مجرم قرار دینا۔ اور "صحافتی اخلاقیات" کا وعظ شروع کر دینا ظاہر کرتا ہے۔ کہ "شعبۂ اسلامیات" ایسے لوگوں کے سپرد ہے۔ جو بے حد زود رنج ہیں۔ اور انہوں نے اپنا فرض منصبی صرف مسلمان اخبارات کے خلاف نکتہ چینی سمجھ رکھا ہے۔ حالانکہ انہیں بہت باحوصلہ۔ باوقار اور مسلمانوں کے لئے مخلص ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسی صورت میں وہ کانگرس کی طرف مسلمانوں کو مائل کر سکتے۔ اور ان کا تعاون حاصل کر سکتے ہیں۔ ہمیں تعجب ہے۔ کہ "شعبۂ اسلامیات" کے وہ فرض شناس کارکن جن کی نگاہ "الفضل" کے ایک ایک لفظ کا جائزہ لیتی ہے۔ ابھی تک ان مضامین پر کیوں نہیں پڑی۔ جن میں کانگرس کو مسلمانوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کی طرف بار بار توجہ دلائی گئی ہے۔

آخر میں ہم اپنے متعلق یہ یقین دلانا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ناواقفیت یا غلط اطلاع کی بناء پر کوئی غلط بات شائع ہو جائے۔ تو ہم اس کی اصلاح کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ مگر دیدہ دانستہ غلط بیانی سے الفضل کا دامن خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل پاک ہے۔ اور انشاء اللہ پاک ہی رہے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ میں وحی آسمانی کی تابناک تجلیات

(۲)

(۶)

آج اسلام جس طرح زغۂ اعداء میں گھرا ہؤا ہے۔ اور چاروں طرف سے کفر و شرک کے پجاری توحیدِ حقیقی کے علمبرداروں پر حملہ کر رہے ہیں۔ وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں۔ وہی اسلام جس نے مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک اپنی شوکت و عظمت کا دبدبہ اور رعب بٹھا دیا تھا۔ اور جس کی تعلیم پر عمل کرنے کی بدولت بھیڑوں اور بکریوں کے چرواہے قیصر و کسریٰ کے تختوں کے مالک بن گئے تھے۔ آج اغیار کا ہدفِ مطاعن بنا ہؤا ہے۔ اور مسلمان کہلانے والوں میں اتنی ہمت نہیں کہ اس کے متعلق دشمنانِ حق کے مقابلہ میں مدافعت کا فرض سرانجام دے سکیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام اور مسلمانوں کی اس دردناک حالت کا نقشہ کھینچتے ہوئے کیا خوب فرمایا ہے کہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواجِ یزید
دینِ حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

یعنے یزید کی فوجوں کی طرح آج کفر بھی جوش کی حالت میں ہے۔ اور دینِ حق ویسا ہی بیمار و بے کس ہے جیسے امام زین العابدین۔ اسلام کی یہ دردناک حالت جبکہ اسلام اغیار کے مقابلہ میں اکیلا رہ گیا ہے۔ اور اپنے کہلانے والے بھی ایک ایک کر کے اس سے کنارہ کش ہو گئے کس بات کا تقاضا کرتی ہے۔ یقیناً ایک ہی بات کا اور وہ یہ کہ اسلام کی خدمت کے لئے اپنی تمام طاقتیں وقف کر دی جائیں۔ اور اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے انسان کو صرف ایک ہی فکر ہو۔ اور وہ یہ کہ اسلام ادیانِ باطلہ پر کس طرح غالب آئے۔ اور اس کی اس غم میں وہی کیفیت ہو۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہوئی۔ اور جس کا ذکر آپ نے ان الفاظ میں فرمایا کہ ؎

ایں دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں

یعنے اعدائے ملت کی کثرت اور انصارِ دین کی قلت نے مجھے اتنا سخت صدمہ پہونچایا ہے۔ کہ اس غم کی وجہ سے میری جان کا مغز تک گھل گیا ہے۔ یہ وہ درد ہے۔ جس کا اپنے اندر پیدا کرنا اسلام کی موجودہ حالت ہم سے تقاضا کرتی ہے۔ اور یہی وہ مطالبہ ہے جو تحریکِ جدید کے مطالبات کے ضمن میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جماعت کے نوجوان مخلصین کے سامنے پیش فرمایا۔ کہ جاؤ اور ممالک غیر میں نکل جاؤ۔ اور اپنے آپ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر دو۔ اور یہی وہ امر ہے۔ جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے الہامات میں بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ جماعت احمدیہ کے افراد کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"خدا تعالےٰ کے حضور میں اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر ہو جاؤ۔ اور اپنے ربِ کریم کو اکیلا مت چھوڑو۔ جو شخص اسے اکیلا چھوڑتا ہے وہ اکیلا چھوڑا جائے گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۷۲)

اس الہام میں اللہ تعالےٰ جماعت کے مخلصین کو فرماتا ہے۔ کہ دیکھو اسلام اس وقت نازک حالت میں ہے۔ اُسے اس بات کی ضرورت ہے۔ کہ مردانِ خدا اٹھیں۔ اور اس کی مالی اور جانی اعانت میں صدق دل سے مشغول ہو جائیں۔ پھر کیوں تم اس اہم فریضہ سے غافل ہو۔ آؤ اور اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ خدا تعالےٰ کے حضور حاضر ہو جاؤ۔ یعنے اگر کوئی تاجر ہے۔ تو تجارت کے ساتھ۔ اگر ملازم ہے تو ملازمت کے ساتھ۔ اگر زمیندار ہے تو زراعت کے ساتھ اور اگر کوئی اور پیشہ کرتا ہے۔ تو اس پیشہ کے ساتھ وہ اسلام کی اشاعت اور ترقی کا بھی خیال رکھے۔ اور اس کی کیفیت دست درکار و دل بایار والی ہو۔ اس کے ہاتھ دنیا کے کاموں میں لگے ہوئے ہوں۔ مگر اس کا دل دین کی ترقی کے لئے سکیمیں سوچ رہا ہو۔ وہ بیٹھا دوکان پر ہو مگر اس کا دماغ عرش بریں پر ہو۔ یہی وہ حالت ہے جو ہم میں سے ہر احمدی کی ہونی چاہیئے لیکن اگر کوئی احمدی کہلا کر بھی اپنے ربِ کریم کے حضور اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ حاضر نہیں ہوتا۔ اور اسے اکیلا چھوڑ دیتا ہے۔ تو یاد رکھے اللہ تعالےٰ کا کلام اس وعید کا بھی حامل ہے۔ کہ پھر وہ بھی اکیلا چھوڑا جائے گا۔ اور اللہ تعالےٰ کی نصرت اور تائید کا ہاتھ اس کے اوپر سے اٹھ جائے گا۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ کہ ؎

اے خدا ہرگز مکن شاد آں دلِ تاریک را
آنکہ او را فکرِ دینِ احمدِ مختار نیست

برقِ غضب بن کر اس کے خرمنِ چین و سکوں کو جلا دیں گے و نعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیئاتِ اعمالنا۔

(۷)

اولیاء اللہ کی بہت سی علامات ہیں۔ جن سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں۔ لیکن ایک بیّن علامت جس کا الہاماتِ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ذکر آتا ہے۔ یہ ہے کہ:۔

عشقِ الٰہی وسّے مونہہ پر ولیاں ایہہ نشانی

(تذکرہ صفحہ ۴۴۴)

یعنے اولیاء اللہ کی یہ علامت ہے کہ اُن کے چہرہ پر عشقِ الٰہی کے انوار برستے ہیں۔ اس الہام کے مجملاً اگرچہ یہ معنے بھی ہیں۔ کہ اولیاء الٰہی کے چہروں پر الٰہی نور کی جھلک نمایاں ہوتی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ الہام بہت سی تفصیلات کا حامل ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ اولیاء اللہ کے مونہہ پر عشقِ الٰہی برستا ہے۔ اور مونہہ کسی ایک چیز کا نام نہیں۔ بلکہ وہ کئی اعضاء پر مشتمل ہے۔ مثلاً زبان۔ ناک۔ کان۔ ہونٹ۔ آنکھیں۔ اور پیشانی وغیرہ۔ پس عشق الٰہی وسّے مونہہ پر ولیاں ایہہ نشانی کے یہ معنے ہوئے کہ ولیوں کی علامت یہ ہے۔ کہ ان کی زبان ہر قسم کے جھوٹ۔ گالی۔ غیبت۔ چغلی تمسخر، استہزا بے جا تعریف اور چاپلوسی وغیرہ مذموم خصائل سے منزہ ہوتی ہے اور اس کی بجائے صدق اور راستی کے زیور سے مزین ہوتی ہے۔ وہ اپنی زبان سے اچھی باتیں کہتے بُری باتوں سے روکتے۔ تبلیغ اسلام کرتے خوش کلامی سے پیش آتے۔ اور ذکر الٰہی سے اسے تر رکھتے ہیں۔

اسی طرح وہ اپنی ناک کا ناجائز استعمال نہیں کرتے۔ یعنے وہ نامحرم عورتوں کی خوشبو نہیں سونگھتے۔ ایسی چیزیں استعمال نہیں کرتے۔ جو عفونت پیدا کر کے دُوسرے کی اذیت کا موجب ہوں۔ اسی طرح وہ اپنے کان ہمیشہ اچھی باتوں کے سننے پر لگاتے ہیں

340

فحش باتیں نہیں کہتے۔ اور بہتان نہیں سنتے۔ اُن کے ہونٹوں پر ہمیشہ حقائق کا دریا جاری رہتا ہے۔ ان کی آنکھیں نیچی رہتی ہیں۔ بدنظری اور بے حیائی کا ارتکاب نہیں کرتیں۔ اسی طرح ان کی پیشانی پر آثار سجود نمایاں ہوتے ہیں۔ یعنی وُہ اپنی پیشانی ہمیشہ اپنے مولےٰ کے حضور جھکائے رکھتے۔ دعائیں کرتے۔ اور گریہ وزاری سے کام لیتے ہیں۔

غرض چونکہ مُوتہہ میں یہ تمام اعضاء شامل ہیں۔ اس لئے الہام الٰہی نے صرف موتہہ کا ذکر کرکے ضمناً ان تمام امور کو شامل کر لیا۔ اور بتا دیا۔ کہ اولیاء اللہ کن صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ ہماری جماعت کے احباب کو بھی چاہیئے۔ کہ وُہ اپنے اندر ایسا تغیر پیدا کریں۔ کہ ان کے چہرہ کے خدوخال ہی ان کے باطنی انوار کے شاہد ہوں۔

(۸)

انسان دُنیا طلبی کے لئے کیا کچھ ذرائع اختیار نہیں کرتا۔ بسا اوقات جھُوٹ۔ دغا۔ فریب۔ چوری۔ ڈاکہ اور قتل جیسی وارداتوں کا بھی مرتکب ہو جاتا ہے۔ اور پھر بھی سوائے چندروزہ خوشی کے جس کی تہ میں ہزاروں غم پنہاں ہوتے ہیں۔ اُسے کچھُ حاصل نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے حصُول کا ایک جائز ذریعہ بھی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

(تذکرہ صفحہ ۶۶۲ و ۴۴۳)

یعنی اے انسان اگر تو میرا ہو جائے تو پھر ساری دُنیا تیری ہو جائے۔ اور حقیقت میں یہ ایک سچائی ہے۔ کہ وُہ لوگ جو دُنیا کو چھوڑ دیتے ہیں۔ دُنیا اُن کی خادم بن جاتی ہے۔ لیکن وُہ جو اس پر کتوں۔ اور گدوں کی طرح گرتے ہیں ان کے قابو میں وُہ نہیں آتی۔ یہی وُہ نکتۂ معرفت ہے۔ جو کشتی نوح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان الفاظ میں بیان فرمایا:- کہ "تم ابھی تک نہیں جانتے۔ کہ تمہارے خُدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے۔ تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا۔ کہ تم دُنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے۔ کیا وُہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے۔ اور چیخیں مارتا ہے۔ اور ہلاک ہونے لگتا ہے۔ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی۔ کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دُنیا کے لئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو۔ کہ وُہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے"۔

(۹)

مصائب ومشکلات کے وقت انسان کسی ایسے سہارے کا طالب ہوتا ہے۔ جو اس کے شکستہ دل کو مضبوط۔ اور اس کی خمیدہ کمر کو طاقتور بنائے۔ اس کے گرتے ہُوئے دل کو سنبھالے اور اُسے اپنی مدد اور نصرت کا یقین دلائے۔ تاکہ وہ اُس ورطۂ عظیمہ سے نجات پائے۔ جس میں وُہ گرفتار ہے ایسے موقعوں پر بے شک قانونِ قدرت سے کام لینا۔ اور دُنیوی سامانوں کو اختیار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے لیکن یاد رکھو۔ وُہ قلعہ جس میں رہ کر تم دشمن کے ہر تیر سے محفوظ رہ سکتے ہو۔ وُہ خدا ہے۔ اللہ تعالےٰ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الہام نازل کرتا اور فرماتا ہے:-

خدا کی پناہ میں عمر گزارو

(تذکرہ صفحہ ۴۷۵)

اس میں نہ صرف یہ بتایا گیا ہے کہ مشکلات کے وقت سب سے پہلے جس دروازہ پر بھکاری بن کر جاؤ۔ وُہ خدا کا ہو۔ بلکہ یہ بھی نصیحت کی گئی ہے۔ کہ ہمیشہ اس دروازہ کے سائل بنے رہو۔ اور کبھی بھی اس کی پناہ سے استغنا ظاہر نہ کرو۔ کیونکہ انسان سخت کمزور ہے۔ اور وُہ خدا تعالےٰ کی حفاظت کے بغیر ایک لحظہ کے لئے بھی دُنیا میں نہیں رہ سکتا۔

لنڈن میں تبلیغ اسلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُو معزز ہندوستانی آغوش احمدیت میں

ڈسٹرکٹ پٹنی کلب

ڈسٹرکٹ پٹنی میں نوجوانوں کی ایک کلب ہے۔ میں اور برادرم عبدالعزیز بھی اس کے ممبر ہیں۔ ایام زیر رپورٹ میں جو ان کا اجلاس ہوُا۔ اس میں دو تین نوجوانوں نے مضامین پڑھے۔ جن میں موجودہ حالات پر تبصرہ کرتے ہُوئے اس امر پر زور دیا۔ کہ مسیح کی تعلیم کی اشاعت کرنی چاہیئے۔ تا دُنیا میں امن قائم ہو۔ میں نے سوال کیا کہ کیا اس تعلیم پر کوئی قوم عمل کر سکتی ہے۔ اگر نہیں کر سکتی۔ اور نہ پادری ہی اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تو اس کی اشاعت سے دُنیا میں امن کیونکر قائم ہو سکتا ہے۔ اس تعلیم کے مطابق گورنمنٹ برطانیہ کو چاہیئے۔ کہ ہٹلر اگر اپنی نو آبادیات کا مطالبہ کر رہا ہے۔ تو اُسے نہ صرف نو آبادیات ہی واپس کر دینی چاہئیں۔ بلکہ انگلستان بھی اس کے سپرد کر دینا چاہیئے۔ اس پر سب ہنس پڑے۔

ایک انگریز سے گفتگو

مسٹر بیٹس مذکورہ بالا کلب کے ایک ممبر ہیں۔ وُہ دارالتبلیغ میں تشریف لائے۔ اور اپنے ساتھ ایک اور نوجوان کو بھی لائے۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک ابطال الوہیت اور ابنیت مسیح اور مسیح کی آمدِ ثانی وغیرہ امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ مسجد بھی دکھائی۔ اور انہیں پمفلٹ بھی دیئے۔ اچھا اثر لے کر گئے۔ انہوں نے کہا کہ پھر کبھی میں اپنے ساتھ اور نوجوانوں کو لے کر آؤں گا۔

سوتھ اینڈ لاج میں لیکچر

تھیوسوفیکل سوتھ اینڈ لاج کے سکرٹری کی دعوت پر میں سوتھ اینڈ میں لیکچر دینے کے لئے گیا۔ چالیس پچاس کے درمیان حاضری تھی۔ جو حاضری کے لحاظ سے غیر معمولی تھی۔ ایک گھنٹہ میں میں نے لکھا ہوُا مضمون پڑھا جس میں تفصیل سے ان اصُول کا ذکر کیا۔ جن کے اختیار کرنے سے یونیورسل امن قائم ہو سکتا ہے۔ اختتام لیکچر پر حاضرین نے متعدد سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا بھی تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ حاضرین نے لیکچر اور سوال وجواب میں خوب دلچسپی لی۔ پریذیڈنٹ اور سکرٹری نے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد خط کے ذریعہ بھی سکرٹری نے شکریہ ادا کیا۔

دُو معزز ہندوستانی آغوشِ احمدیت میں

چودھری دولت خان صاحب اور چودھری اکبر علی خان صاحب ضلع گجرات کے باشندے ہیں۔ چودھری دولت خاں صاحب تقریباً سات سال سے انگلستان میں مقیم ہیں اب ہندوستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور چودھری اکبر علی صاحب بی۔ اے بھی تکمیل تعلیم کے لئے یہاں مقیم ہیں۔ عید الاضحی کے اجلاس اور چودھری سر ظفر اللہ خان صاحب کے سی۔ ایس۔ آئی کے ریسپشن کے روز بھی تشریف لائے۔ پانچ مئی کو برادرم عبدالعزیز کے مکان پر ان سے ملاقات کا وقت مقرر تھا۔ چنانچہ وہ وقت مقررہ پر تشریف لائے۔ جہاں ان سے حضرت مسیح موعود کے دعوے اور آپکی صداقت کے دلائل اور مسئلہ دجال وغیرہ پر گفتگو ہوئی۔ آخر وُہ بیعت فارم پُر کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ تمام احباب سے ان کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرمائے۔

خاکسار۔ جلال الدین شمس از لنڈن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفسیاتِ اجتماعی

ایک جماعت کس طرح دُوسری جماعت پر اثر انداز ہوتی ہے!

انجمن اردو پنجاب کی طرف سے جناب قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے۔ لیکچرار نفسیات گورنمنٹ کالج لاہور نے نفسیاتِ اجتماعی پر براڈکاسٹ تقریروں کا جو سلسلہ لاہور کی نشرگاہ سے شروع کیا ہے۔ اس کی دوسری تقریر میں آپ نے اس امر پر بحث کی ہے۔ کہ ایک جماعت دُوسری جماعت پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے یہ تقریر درج ذیل کرتے ہوئے ہم انجمن اردو پنجاب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ کہ افادۂ عام کے لئے اس نے ایسی مفید تقریروں کا انتظام کیا :

اجتماعی ترقی کے اصول

آج میں "نفسیاتِ اجتماعی" کے اس سوال کو لیتا ہوں۔ کہ ایک جماعت دوسری جماعت پر کیسے اثر انداز ہوتی ہے۔ اس سوال کو یوں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ اجتماعی ترقی اور تغیرات کے اصول کیا ہیں۔ جب تک دو مختلف جماعتوں میں کوئی باہمی تعلق پیدا نہ ہو جائے۔ "اجتماعی ترقی" یا تغیر ظہور میں نہیں آ سکتا۔ پس اجتماعی ترقی کے اصول کو سمجھنے کے لئے اس بات کا جاننا ضروری ہے۔ کہ ایک جماعت کا دُوسری جماعت پر کیا اثر ہوتا ہے :

اس سوال کی اہمیت اس طرح واضح کی جا سکتی ہے۔ کہ فی زمانہ ملک ملک اور قوم قوم کے تعلقات سفر کی سہولتوں اور فاصلوں کے کٹ جانے کی وجہ سے روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ اور وُہ دن دُور نہیں۔ جب نسلی قومی اور ملکی امتیازات کے باوجود دنیا ایک قوم کا حکم رکھنے لگے گی۔ اور موجودہ قومیں ان فرقوں اور ملتوں کی طرح ہو جائیں گی۔ جو ایک قوم کے اندر ہمیشہ پائے جاتے ہیں۔ جب دنیا کی یہ حالت ہونے والی ہے یا قریب قریب ہو چکی ہے تو یہ سوال بہت ہی دلچسپ ہو جاتا ہے۔ کہ تمدن پر ان جماعتی تغیرات کا کیا اثر ہوگا۔ اور وُہ اصول کیا ہیں۔ جن پر کار فرما ہو کر انسان کی اجتماعی فطرت بنی نوع انسان کے لئے عموماً اور اس کی مختلف شاخوں کے لئے خصوصاً ایک نئے تمدن کی داغ بیل ڈالے گی

ایشیا میں اجتماعی تغیرات

کسی علمی تحقیق کے لئے یہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ حتی الوسع عام حالات کے مشاہدہ سے نتائج اخذ کئے جائیں۔ حالات پیچیدہ ہو جائیں۔ تو کئی قسم کے امور آپس میں خلط ملط ہو جاتے ہیں۔ اور علت و معلول کے سلسلہ کو آپس میں ملانا محال ہو جاتا ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں کئی ایک ایسے علاقے ہیں۔ جہاں ایک جماعت دوسری جماعت کو متاثر کرتی ہوئی نظر آ رہی ہے اور ابھی وُہ اس مرحلے کو پورے طور پر طے نہیں کر سکی۔ اور ہمارے لئے یہ ممکن ہے۔ کہ ہم ان واقعات اور حالات کو عملی صورت میں دیکھ سکیں جنکا تلاش کرنا نفسیاتِ اجتماعی کی تکمیل کیلئے ضروری ہے۔ حاکم قوموں کی نوآبادیات میں یہی معاملہ درپیش ہے۔ قریباً ہر ایشیائی ملک میں جہاں یورپی تمدن داخل ہو چکا ہے۔ یہی نقشہ نظر آتا ہے۔ خود ہندوستان میں ایک عرصہ سے ایسے معاملات ہمارے سامنے ہیں۔ اور یوں کہنا چاہیئے کہ بالعموم تمام ایشیائی ممالک ہندوستان چین۔ جاپان۔ ترکی۔ افغانستان اور ایران سب کے سب اجتماعی تغیرات کی رو سے اعلےٰ سے اعلےٰ تجربہ گاہوں کا کام دے سکتے ہیں۔

روایات پرستی سے بیزاری

ہر جماعت میں اپنی روایات اپنے ماضی اور اپنے مخصوص تمدن کے لئے ایک تعصب پایا جاتا ہے۔ اور اسکے افراد ان باتوں کی ایسی کورانہ تقلید کرتے ہیں۔ کہ بظاہر ان کے لئے اپنے تمدن کو بدلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ لیکن اگر اسی جماعت کا تعلق کسی دُوسری جماعت سے ہو جائے۔ تو جھٹ حالات بدلنے لگ جاتے ہیں۔ کیونکہ یہ قدرتی بات ہے۔ کہ جب پہلی جماعت کو دوسری جماعت میں بعض نئی رسوم اور نئے طریقے نظر آتے ہیں۔ تو وُہ ان نئی رسوم اور ان نئے طریقوں کا مقابلہ اپنی رسموں اور طریقوں کے ساتھ کرتی ہے۔ اور اس بات پر مجبور ہو جاتی ہے۔ کہ کچھ نہ کچھ اس نئے تمدن سے اخذ کرے۔ یا کم از کم ان کی روشنی میں اپنے تمدن میں ذرا ترمیم کرے۔

جماعتوں کے تعلق کی دو صورتیں

دو جماعتوں کا آپس میں تعلق دو صورتوں سے قائم ہو سکتا ہے۔

(۱) پہلی صورت یہ ہے کہ جماعت کی جماعت اپنے وطن کو چھوڑ کر کسی اور جگہ چلی جائے۔ جہاں اس کے تعلقات کسی دوسری قوم کے ساتھ پیدا ہو جائیں اس طرح تمدنی تبادلہ کی بنیاد پڑ جاتی ہے اور دونوں جماعتیں ایک دُوسری سے تمدنی لین دین شروع کر دیتی ہیں (۲) جماعتی تعلقات کی دوسری صورت یہ ہے۔ کہ کسی جماعت میں سے صرف چند افراد کچھ عرصہ کے لئے کسی دوسری جماعت کے اندر جا کر رہنے لگیں۔ اور اس کے تمدن سے متاثر ہونے کے بعد پھر اپنی جماعت کی طرف لوٹیں اور اپنے پرانے تمدن میں باہر سے اخذ کی ہوئی باتیں داخل کرنے کی کوشش کریں۔

ہندوستان میں جماعتی تغیرات

ہندوستان میں "جماعتی تغیرات" کی یہ دونوں صورتیں موجود ہیں۔ ایک زمانہ تھا۔ جب ہمارے ملک سے بہت کم لوگ باہر جاتے تھے۔ اور باہر سے تمدن کی کسی تحریک کا یہاں پہونچنا محال بلکہ ناممکن تھا۔ ہاں باہر سے فاتح قومیں ایک دُوسری کے بعد یہاں آتی رہیں۔ اور ہمارے تمدن میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ہوتی رہی۔ اور یہ فاتح قومیں بھی ہمارے تمدن سے ایک حد تک متاثر ہوتی رہیں لیکن انگریز ہمارے ملک میں اس زمانہ میں آئے۔ جب سفر بہت ہی آسان ہو چکا تھا۔ دخانی جہاز تو سمندروں کو پار کر ہی چکے تھے۔ اب ہوائی جہازوں اور ریڈیو نے دنیا کے مختلف حصوں کے فاصلوں کو اور بھی کم کر دیا ہے۔ چنانچہ انگریز قوم کے یہاں آ کر آباد ہونے کے ساتھ ہی یہ بھی ممکن ہو گیا۔ کہ خود ہمارے ملک کے لوگ باہر کے ملکوں میں جائیں۔ وہاں رہ کر ان کے تمدن سے متاثر ہوں۔ اور واپس آ کر اپنے ملکی تمدن میں تغیرات پیدا کریں۔ ایک قوم باہر سے آ کر ہندوستان میں آباد ہے۔ اور اسکے اور ہمارے آپس میں تعلقات ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک کے لوگ دُوسرے ملکوں میں جا کر وہاں کے تمدن سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور واپس آ کر عملی طور پر اس کی اشاعت کرتے ہیں۔ گویا ہمارے ہاں جماعتی تغیر اپنی دونوں صورتوں میں نمودار ہو رہا ہے

تمدنی تغیر کی پہلی صورت

جہاں تک پہلی صورت کا تعلق ہے۔ تمدنی تغیرات متصل جماعتوں کے آپس کے تعلقات تین قسم کے ہو سکتے ہیں۔ ایک تو یہ ہے۔ ایک جماعت "غالب" اور دوسری "مغلوب" ہو۔ یہ "غلبہ سیاسی"۔ "اقتصادی" یا محض تمدنی ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں عموماً "غالب تمدن" کا میلان یہ ہوتا ہے

341

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ "مغلوب" تمدن کو بالکل نابود کر دے۔ لیکن ہر جماعت اپنے تمدن سے ایسا گہرا تعلق رکھتی ہے۔ کہ غالب جماعت اسے نیا تمدن اختیار کرنے پر مجبور بھی کر دے۔ پھر بھی اپنے لئے ایک فصیل بنا لیتی ہے اور اس فصیل کے اندر رہ کر غالب تمدن کی نظر سے بچ کر اپنا وجود قائم رکھتی ہے اور پھر کسی انقلاب کی صورت میں اپنا سر باہر نکالتی ہے۔ اس وقت وحشت اور بربریت کا ایک سیلاب اس کے ہمرکاب ہوتا ہے۔ اس کی مثال وہی وحشت اور بربریت ہے۔ جو ایک فرد تہذیب اور تمدن کی قیود کو برداشت نہ کر سکنے کی صورت میں دکھایا کرتا ہے اور جسے ہم "جنون" کہتے ہیں۔ ہر تاریخی انقلاب کے وقت یہی ہوتا رہا ہے۔ اگر "جماعتی تعلقات" ایسے ہوں۔ کہ دونو جماعتیں ایک دوسری سے متاثر ہونے کے لئے تیار ہوں۔ اور دونو میں سے ہر ایک کچھ حد تک "غالب" اور کچھ حد تک "مغلوب" ہو۔ تو آپس میں "تمدنی لین دین" بہت ہوتا ہے۔ اور دونو جماعتیں ایک دوسری سے تمدن کا سبق سیکھتی ہیں۔ یہ تمدنی ترقی کی بہترین اور دیرپا صورت ہے۔ لیکن جب کبھی ایک جماعت کسی دوسری جماعت سے کوئی رسم یا طریق حاصل کرتی ہے تو اس کی شکل کو ایسے طور پر بدل دیتی ہے کہ پہچاننا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ ہر نئی رسم جو ایک جماعت دوسری سے لیتی ہے۔ ایک نئی زمین میں بیج کا کام دیتی ہے۔ اور یہ بیج اپنے ماحول کے ماتحت پھلتا پھولتا ہے۔

ہندوستان میں نئے تمدن کا انجام

جب ایک تمدن دوسرے تمدن کے کچھ حصے اپنے اندر داخل کرنے کو تیار ہو جائے۔ تو اس بات کا فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے۔ کہ ان تمدنی جدتوں کی انجام کار کیا شکل ہو جائے گی۔ اس لئے ہندوستان کے تمدن کے مستقبل کے متعلق جو لوگ قیاس آرائیاں کرتے رہتے ہیں۔ ان کو احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔

ہندوستان کئی وجوہ سے مغربی تمدن سے متاثر ہے۔ اور متاثر ہوتا رہیگا لیکن اس کی بنا پر یہ کہنا درست نہیں کہ کسی زمانہ میں یہ ہو بہو مغرب کی طرح ہو جائے گا۔ ہر وہ جزو جو اس وقت ہندوستان مغربی تمدن سے لے کر اپنے تمدن میں داخل کر رہا ہے۔ انجام کار ایک نئی شکل اختیار کرے گا۔ اور بعض حالات میں یہ نئی شکل اس قدر نئی اور عجیب و غریب ہوگی۔ کہ اس میں اس کے مغربی اثر کو پہچاننا بھی مشکل ہو جائے گا۔

تمدنی تغیر کی دوسری صورت

اس میں کچھ شک نہیں کہ فی زمانہ ہر جماعت کے افراد "نقل مکانی" کر کے دوسری جماعتوں کے اندر جا کر وہاں سے تمدنی اثرات اپنے ساتھ لائے ہیں اور اس طریق تغیر کو خود حکومتیں نوجوانوں کو وظائف دے کر رائج کر رہی ہیں لیکن یہ طریق تغیر اپنے نتائج میں، اس لحاظ سے محدود ہے۔ کہ وہ افراد جو ایک جماعت سے نکل کر کسی دوسری جماعت میں جا کر کچھ عرصہ رہتے ہیں وہ عموماً وہی کچھ اخذ کر سکتے ہیں۔ جو ان کی طبیعت اور ان کی استعداد کے مطابق ہو۔ جو امور ان کے طبعی میلان اور استعداد کے خلاف ہوتے ہیں۔ وہ بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اپنی جماعت میں داخل ہونے کے بعد ایسے افراد کا جو حال ہوتا ہے۔ اس کا انحصار بھی ان کی افتاد طبیعت پر ہے۔ گمان غالب یہی ہے کہ ایسے لوگ اپنی جماعت سے زبردستی کوئی بات منوانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ اور اگر وہ ایسا کرنے کے لئے تیار نہ ہوتی ہو۔ تو ممکن ہے۔ کہ ان کی ہر اصلاح آہستہ آہستہ اپنی شکل بدل دے۔ اور جو شکل آخر میں قابل قبول سمجھی جائے۔ وہ اس جماعت کی قدیم رسوم اور قدیم طریقوں سے کچھ زیادہ مختلف نہ ہو۔

مستقل تمدنی تغیر کی تین شرطیں

الغرض مستقل تمدنی تغیرات یعنی ایسے تغیرات کے لئے جن کو ہر جماعت پرکھ کر اور آزما کر اپنے اندر داخل کر سکے تین باتیں نہایت ضروری ہیں۔

(۱) اوّل یہ کہ جماعتوں کے تعلقات آپس میں بڑھائے جائیں۔ اس کے بغیر کسی جماعت کو کسی جماعتی اصلاح کی کوئی تحریک نہیں ہو سکتی۔

(۲) دوسری ضروری بات یہ ہے کہ جماعتوں کے تعلقات آپس میں دوستی اور برابری کے ہوں۔ غالب اور مغلوب کے سے نہ ہوں۔ کیونکہ اس صورت میں "تمدنی لین دین" کی بجائے "تمدنی جبر" ترقی کرتا ہے۔ اور جو چیز جبر سے ایک جماعت دوسری جماعت پر ٹھونستی ہے وہ کبھی پائیدار نہیں ہو سکتی۔

(۳) "تمدنی تغیر" کی تیسری شرط سب سے اہم ہے۔ ہر جماعت کی بقا اور ترقی کے لئے یہ بات نہایت ضروری ہے۔ کہ نہ وہ اپنے آپ کو ایسا الگ تھلگ رکھے۔ کہ اس کے تمام تمدنی تعلقات دوسروں سے منقطع ہو جائیں۔ اور نہ وہ اپنے آپ کو اس طرح کھو دے کہ اس کا کوئی امتیازی نشان باقی نہ رہے۔ اور اس کے متعلق کسی کو تجسس کی ضرورت محسوس نہ ہو جو جماعت اپنے آپ کو حد سے زیادہ "گراں" یا حد سے زیادہ "ارزاں" بنا دیتی ہے۔ وہ جماعتی حیثیت سے آج نہیں۔ تو کل ضرور مٹ جائے گی۔

گاندھی جی کے تازہ بیان پر تبصرہ

لاہور۔ ۷ر جون۔ خانبہادر میاں احمد یار خان دولتانہ ایم۔ ایل۔ اے چیف سیکرٹری پنجاب یونینسٹ پارٹی نے اخبارات کے نام حسب ذیل بیان شائع کیا ہے۔

حال ہی میں "ٹائمز آف انڈیا" کے نمائندہ خصوصی سے ایک ملاقات کے دوران میں گاندھی جی نے کانگرس کو ایک نیا راستہ دکھایا ہے۔ جو آئین پسند ہندوستانیوں کے نزدیک بیحد خوش آیند ہے۔ اگر اس راہنمائی کو قبول کیا گیا۔ تو امید ہے۔ کہ آئین کو تباہ کرنیکے اصول نے کانگرس کی سیاسیات میں جو کھلبلی مچا رکھی ہے۔ اسکا خاتمہ ہو جائیگا۔

گاندھی جی کے بیان کے ایک حصے کا مقصد اطمینان کے متعلق کانگرس کے فارمولے میں اصلاح و ترمیم معلوم دیتا ہے۔ حالانکہ فی الحقیقت اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن گاندھی جی کے بیان کا یہ حصہ دراصل اتنا اہم نہیں ہے آپکے بیان کا سب سے زیادہ اہم حصہ یہ ہے کہ آئین کا تعطل آخری شے ہوگی جسکی آپ خواہش کرینگے۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ اسکی وجہ سے برطانیہ اور ہندوستان میں منافرت بڑھ جائیگی۔ اور یہ کہ اس قسم کے حادثہ کو روکنے کی کوشش میں آپ اپنی جان تک دیدیں گے اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گاندھی جی کو اس امر کا احساس ہو گیا ہے۔ کہ آئین کو تباہ کرنیکے خیال سے کامل احتراز کرنا چاہیئے جسکی بدولت کچھ عرصہ سے کانگرسیوں کے دماغ پریشان ہو رہے ہیں۔ اس نظریہ کے محرک پنڈت جواہر لال نہرو کو اچھی طرح احساس تھا۔ کہ اس نظریہ اور قبول وزارت کے درمیان کسی قسم کی مناسبت نہیں ہو سکتی بشرطیکہ قبول وزارت کا مقصد محض رکاوٹیں پیدا کرنا ہو۔ تاہم دیگر کانگرسی حضرات اپنے دلائل پیش کرنے میں اس قدر معقول نہ تھے قبول وزارت کے سلسلہ میں انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کی تحریک کو رد کر دیا لیکن اس امر کی اجازت دیدی کہ آئین کو تباہ کرنے سے متعلق اس خود فریبانہ نظریہ کو عائد کر دیں۔ اس سے کانگرس کی عجیب مضحکہ خیز پوزیشن ہوگئی۔ کہ اسے خود بھی معلوم نہیں۔ کہ وہ آئین کو تباہ کرنا چاہتی ہے یا اسے چلانا چاہتی ہے۔

وہ لوگ جو آئین کو چلا کر اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دیکھ کر بے حد خوش ہونگے۔ کہ گاندھی جی نے آگے بڑھ کر کانگرس کو اس حیرانی سے نکالا ہے۔ جسے اس نے خود پیدا کیا تھا۔ اور اس طرح آئین کو تباہ کرنے سے متعلق نظریہ کا خاتمہ کر دیا۔

یہ بات خاص اہمیت رکھتی ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالبات تحریک جدید کے متعلق احمدی جماعتوں کے جلسے

آگرہ

۳۰ مئی کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت جلسہ تحریک جدید خاکسار کے مکان پر پانچ بجے شام منعقد ہوا۔ جس میں احباب جماعت کو تمام مطالبات سے آگاہ کیا گیا۔ جلسہ میں مستورات بھی شریک ہوئیں۔ جن کے لئے پردے کا علیحدہ انتظام تھا۔ جلسہ میں بعض غیر احمدی احباب بھی شامل ہوئے۔

خاکسار:۔ اللہ جوایا از آگرہ

فیروزپور

۳۰ مئی ۱۹۳۷ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت جلسہ تحریک جدید ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے مطالبات کی اہمیت حاضرین پر واضح کی گئی۔ اور تمام مطالبات پر پوری طرح عمل درآمد کرنے کی ترغیب دلائی گئی۔ قریباً تمام احمدی احباب شریک جلسہ ہوئے۔

خاکسار:۔ عبد العزیز جنرل سکرٹری

بنگلور

۳۰ مئی بروز اتوار شام کے ۶ بجے زیر صدارت جناب سیٹھ علی محمد صاحب سکندر آبادی۔ تحریک جدید کا جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد جناب صدر نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جاری فرمودہ انیس مطالبات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے ایک دلچسپ تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار اور دیگر مقررین نے مختلف مطالبات پر تقریریں کیں۔

خاکسار:۔ غلام قادر مشرق سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگلور۔

کوہاٹ

۳۰ مئی۔ بعد نماز عصر مسجد احمدیہ کوہاٹ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات کو جماعت کے سامنے پیش کیا گیا۔ جلسہ میں مردوں کے علاوہ عورتیں بھی شامل ہوئیں۔

خاکسار:۔ محمد سعید جنرل سکرٹری

کوٹری (سندھ)

۳۰ مئی کو کوٹری میں جلسہ تحریک جدید زیر صدارت خانصاحب نعمت اللہ خان منعقد کیا گیا۔ جس میں چالیس کے قریب احباب شریک ہوئے۔

جناب عبد الوہاب خان صاحب نے دشمن کے گندے لٹریچر کا جواب تبلیغ بیرون ہند سکیم خاص تبلیغی۔ اور تبلیغی سردے پر تقریر کی۔

اس کے بعد خاکسار نے وقف رخصت اور وقف زندگی تین سال کے مطالبات کو پڑھ کر سنایا۔

عبد الحمید صاحب نے ریزرو فنڈ ۲۵ لاکھ اور پنشنر اصحاب کے خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کے مطالبات پر مضمون پڑھا۔ اسی طرح راجہ عبد الرحمٰن صاحب رحمت اللہ صاحب۔ نعمت اللہ خان صاحب اور سید بشیر احمد صاحب نے مختلف مطالبات پر تقریریں کیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار:۔ شریف عالم جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ برج ورکس کوٹری سندھ

جمشید پور

۳۰ مئی۔ جلسہ تحریک جدید پریذیڈنٹ صاحب انجمن احمدیہ جمشید پور کے مکان پر منعقد ہوا۔ تمام احباب وقت مقررہ پر پہنچ گئے۔ مستورات اور بچوں نے بھی شمولیت کی۔ مختلف اصحاب نے تحریک جدید کے انیس مطالبات پر روشنی ڈالی۔ اور جماعت کو ان پر پورا پورا عمل کرنے کی تلقین کی۔ جلسہ کی کارروائی رات کے دس بجے ختم ہوئی۔

خاکسار:۔ کرم الٰہی جمشید پور

سرائے نورنگ

۳۰ مئی۔ جماعت احمدیہ سرائے نورنگ کا جلسہ خاکسار کی صدارت میں منعقد ہوا۔ خاکسار کے علاوہ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ صاحبزادہ عبد السلام صاحب۔ صاحبزادہ محمد ہاشم جان صاحب۔ اور سید واجد علی شاہ صاحب نے مختلف مطالبات تحریک جدید پر تقریریں کیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان مطالبات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق دے۔

خاکسار صاحبزادہ محمد طیب احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سرائے نورنگ۔

سکھر

۳۰ مئی کو جلسہ تحریک جدید منعقد کیا گیا۔ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب منشی فاضل اور خاکسار نے تحریک جدید کے تمام مطالبات کی طرف جماعت کو متوجہ کیا۔ خاکسار:۔ محمد حسین خان از سکھر

محمد آباد سٹیٹ (سندھ)

۳۰ مئی۔ بوقت ۵ بجے شام یوم تحریک جدید کے سلسلے میں انجمن احمدیہ محمد آباد سٹیٹ کا ایک اجلاس بصدارت جناب ملک گل محمد صاحب پریذیڈنٹ انجمن ہذا منعقد کیا گیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مندرجہ ذیل اصحاب نے تحریک جدید کے مختلف مطالبات پر روشنی ڈالی۔ ملک گل محمد صاحب بابو عنایت محمد صاحب۔ مولوی محمد طفیل صاحب۔ مولوی فضل الٰہی صاحب مولوی غلام صادق صاحب۔ منشی سلطان احمد صاحب۔ چوہدری رحمت علی صاحب۔

خاکسار:۔ رحمت علی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ محمد آباد سٹیٹ (سندھ)

کاٹھ گڑھ

۳۰ مئی بروز اتوار بعد نماز عشاء جامع مسجد احمدیہ میں ممبران جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ (ضلع ہوشیارپور) نے جلسہ تحریک جدید منعقد کیا۔ خاکسار نے اور مولوی عبد المنان صاحب امیر جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق تحریک جدید کے مختلف مطالبات کی وضاحت کی۔ اور ان پر مکمل طور پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ چونکہ وقت بہت زیادہ گذر چکا تھا۔ اس لئے دوسرے دن دوبارہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ اور تحریک جدید کے انیس مطالبات کو از سر نو دہرایا گیا۔ اور انہیں اچھی طرح تمام احباب کے ذہن نشین کر دیا گیا۔

خاکسار:۔ عطاء اللہ خان سیکرٹری جماعت احمدیہ کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور

ادرحمہ

۳۰ مئی کو نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ ادرحمہ ضلع ہوشیارپور میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تحریک جدید کے تمام مطالبات احباب جماعت کو سنائے گئے۔ اور جماعت کو ہر قسم کی قربانی کرنے کی تلقین کی گئی۔ اور بتایا گیا۔ کہ کامیابی اور ترقی اور خدا تعالیٰ کے انعامات کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی۔ سادہ زندگی آپس میں اتحاد و اتفاق۔ اور صلح کرنے اور دعا کرنے کے متعلق خاص طور پر زور دیا گیا۔ جلسہ میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہوئے۔

خاکسار:۔ ملک محمد عبد اللہ از ادرحمہ

شیخ پور

حسب الارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ۳۰ مئی تحریک جدید کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں میر ضیاء اللہ صاحب میر عبد القادر صاحب اور خاکسار نے تحریک کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں کیں۔

خاکسار:۔ نادر علی سیکرٹری انجمن احمدیہ شیخ پور ضلع گجرات۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مالاباریوں میں تبلیغ حق کا آسان طریق

اس میں کوئی شک نہیں کہ موجودہ زمانہ میں توحید کا جھنڈا دنیا کے چپہ چپہ پر گاڑنے کے لئے خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو کھڑا کیا ہے۔ جس طرح ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ روحانی زندگی حاصل ہوئی۔ اسی طرح ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ دوسروں تک اس نعمت کو پہنچانے کی کوشش کریں۔ خوش قسمت ہے۔ وہ شخص جس نے اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہا۔ اور سعید روحوں کی تلاش میں پھرا

چونکہ جماعت احمدیہ کے افراد دنیا کے مختلف کونوں میں آباد ہیں۔ اس لئے میں اپنے وطنی بھائیوں کے متعلق کچھ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔ مالابار کے مسلم عنصر وہ ہیں۔ جن کے اجداد نے صحابہ کرام و تابعین رضوان اللہ علیہم کا زمانہ پایا۔ اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ اگر ان میں استقلال سے تبلیغ کی جائے۔ تو بہت حد تک کامیابی نصیب ہوگی۔

اس آسان آمد و رفت کے زمانہ میں مالابار کے ہنود و مسلم دنیا کے مختلف کونوں میں بغرض تجارت و ملازمت آباد ہیں۔ وہ مختلف ممالک میں مختلف نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ مثلاً موپلا۔ کاکا۔ مالاباری۔ ملیبال وغیرہ۔ یہ لوگ قریباً ہندوستان کے تمام بڑے بڑے شہروں اور خاص کر جہاں کان کنی کے کام اور کارخانہ جات ہیں۔ کثرت سے پائے جاتے ہیں ہندوستان سے باہر برما۔ ملایا سٹیٹ۔ سنگاپور۔ جاوا۔ سماٹرا۔ اور دیگر ممالک میں بھی پھیلے ہوئے ہیں بعض جگہ مالابار کالونی بھی بنی ہوئی ہیں یہ لوگ جہاں جاتے ہیں۔ وہاں کی زبان بہت جلد سیکھ لیتے ہیں۔

ان لوگوں میں تبلیغ کرنے کے لئے پہلے یہ معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ وہ مالاباری زبان لکھنا پڑھنا جانتے ہیں اگر جانتے ہوں۔ تو جماعت احمدیہ کانانور کی شائع کردہ کتابیں منگا کر ان کو پڑھنے کے لئے دیں۔ خاص کر اسلامی اصول کی فلاسفی جو حال میں حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی کوشش بلیغ سے مالاباری زبان میں جناب حامد صاحب مدیر "ستیادوتن" کانانور نے ترجمہ کرکے شائع کی ہے۔ جس کی قیمت ۱۰ر ہے منگا کر دیں۔ اس کتاب کے پڑھنے کے بعد جو اثر ہوگا۔ اس کے متعلق کچھ کہنا چھوٹا منہ بڑی بات ہے۔ پھر رسالہ ستیادوتن نہ صرف مسلمانوں میں مقبول ہے۔ بلکہ ہندو بھی بڑے شوق سے مطالعہ کرتے ہیں۔ اس کا سالانہ چندہ صرف دو روپے ہے اگر کوئی شخص دو روپے خرچ کر کے کسی مالاباری کے نام یہ رسالہ جاری کرا دے۔ تو پورا ایک سال گھر بیٹھے تبلیغ کرنے کا ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ ایک اور کتاب النبوۃ فی الاسلام (۱۲؍) مولوی عبداللہ صاحب مالاباری مولوی فاضل کی کئی سال کی عرق ریزی سے مالاباری زبان میں شائع ہوئی ہے۔ مالاباری مسلمانوں میں اجرائے نبوت ثابت کرنے کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ اس کے علاوہ کئی اور رسالے بھی محض محصول ڈاک بھیجنے سے مل سکتے ہیں۔ مالاباریوں میں تبلیغ کرنے کے شائق احباب این۔ حامد صاحب مدیر ستیادوتن کانانور (مالابار) کا پتہ یاد رکھیں۔ اور ان سے انگریزی۔ اردو یا مالاباری زبان میں خط و کتابت کریں

خاکسار ــــــــ ساما

ایک مالاباری از قادیان

اخبار "احسان" کی غلط بیانی کی تردید

(۱)

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب۔ اخبار الفضل قادیان

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

۱۰ رمئی ۱۹۳۷ء کے اخبار "احسان" میں ایک مضمون موضع لاروں میں احمدیوں کے ارتداد کے متعلق میری نظر سے گزرا جس میں خاکسار کا نام بھی تھا۔ میں اس کی پرزور تردید کرتا ہوں۔ میں خدا کے فضل و کرم سے احمدی ہوں۔ میں نے کبھی احمدیت سے توبہ نہیں کی۔ بلکہ یہ میرک شاہی تحریک کا جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ میں مولوی محمد یاسین صاحب گیلانی کو متنبہ کرتا ہوں۔ کہ اگر ان کا یہی طریق عمل رہا۔ تو میں عدالت میں اس کی چارہ جوئی کروں گا۔ باقی میں تمام احمدی دوستوں کو اطلاع دیتا ہوں۔ کہ خدا کے فضل سے میں بدستور احمدی ہوں۔ بلکہ اس علاقہ کی احمدی جماعتوں کا جنرل سیکرٹری ہوں۔ اور پہلے سے زیادہ تبلیغ میں حصہ لیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ مجھے احمدیت میں رہ کر موت دے

نوٹ:۔ باقی احمدیوں کے متعلق بھی یہ پروپیگنڈا بالکل غلط اور سراسر جھوٹ ہے۔ خدا کے فضل سے تمام احمدی بدستور احمدی ہیں۔ والسلام

خاکسار۔ منشی نور الدین احمدی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاروں ہانجی پورہ کشمیر

(۲)

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مجھے ایک دوست کی چٹھی کے ذریعہ معلوم ہوا ہے۔ کہ ۱۰ رمئی کے اخبار "احسان" میں اور اخبار اسلام سری نگر میں میرے متعلق اور میرے بھتیجے مسمی عبدالعزیز کے متعلق لکھا گیا ہے۔ کہ ہم احمدیت سے تائب ہوگئے ہیں۔ میں اس کی پرزور تردید کرتا ہوں۔ کہ میں خدا کے فضل و کرم سے احمدی ہوں۔ میں نے احمدیت سے کبھی توبہ نہیں کی۔ نہ ہمارے گاؤں ہانجی پورہ میں کسی احمدی دوست نے احمدیت سے توبہ کی۔

میں حضرت مسیح موعود حضرت غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مہدی مسعود و مسیح موعود مانتا ہوں۔ اور ملانیسین کو متنبہ کرتا ہوں۔ کہ اگر اس نے پھر ایسا کیا تو میں عدالت میں چارہ جوئی کروں گا۔

(نوٹ) عبدالعزیز۔ کبیر وائیں۔ گل ڈار۔ محمد لون وغیرہ کسی احمدی نے احمدیت سے توبہ نہیں کیا۔ خدا کے فضل سے بدستور احمدی ہیں۔

خاکسار:۔ عبداللطیف سیکرٹری۔ ہانجی پورہ کشمیر۔

مخالفین احمدیت کی فتنہ انگیزیاں

قابل توجہ گورنر صاحب جموں

جموں۔ ۲؍ جون مستری عمر بخش صاحب احمدی ٹھیکیدار کے فوت ہو جانے پر معاندین احمدیت نے نہایت ہی افسوسناک شرارتیں کیں۔ جب قبر مشترکہ قبرستان میں کھودی جا رہی تھی۔ تو کچھ لوگوں نے آکر مزاحمت کی اور کہا ینگ مینز مسلم ایسوسی ایشن جموں کی طرف سے تحریری آرڈر دیا گیا ہے۔ کہ اس نعش کو قبرستان میں ہرگز دفن نہ ہونے دیں۔ ہم نے جواب دیا۔ کہ میٹی منعقدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لکھنؤ میں شیعہ سنی فساد اور احرار

ایک ایسے وقت میں جب کہ تمام دنیا کے مسلمان۔ مسلمانوں کے اسباب زوال کی تحقیقات کرتے ہوئے اس پر متفق ہو چکے تھے۔ کہ مسلمانوں کی خانہ جنگی ہی ان کے زوال کا حقیقی سبب ہے۔ اور اس خانہ جنگی کو ختم کرنے کے لئے دنیائے اسلام کی مقتدر ہستیاں، سلاطین اور ذمہ داران حکومت معاہدہ جات مؤدت و جنسیت مرتب کر رہے تھے لکھنؤ کے اندر شیعہ سنی فساد یقیناً مسلمانان کی انتہائی بدبختی کا ثبوت ہے ہندوستان کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت، سیاسی زوال، اقتدار کی کمی اور انتشار باہمی محتاج تفصیل نہیں۔ حکومت اور برادران وطن دونوں مسلمانوں کو No Man's Land سمجھ کر آلہ کار بنانے یا ہضم کرنے کی فکر میں ہیں۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمانان ہند، اقطاع عالم کے تمام مسلمانوں سے زیادہ اپنی حالت کو سمجھتے اور باہمی اتحاد و اتفاق محبت و یگانگت رواداری و اخوت کے اصولوں پر گامزن ہوتے ہوئے ملکی و ملّی مسائل میں ترقی کرتے اور اپنے تحفظ حقوق کے لئے اغیار کے مقابلہ میں "متحدہ محاذ" قائم کرتے۔ مگر آج بھی یہاں وہی فتنہ شدومد کے ساتھ مسلمانوں کی اجتماعی قوتوں کو پاش پاش کر رہا ہے۔ جس کی تخم پاشی شہادت امام عالی مقام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ہی سے کی گئی تھی! اور جو بعد میں مسلمانوں کی اجتماعی قوتوں کو درہم برہم کرنے میں ہمیشہ کارفرما رہا۔

لکھنؤ جو دہلی کے بعد ہندوستان کی تہذیب و شرافت اور مسلمانوں کی گذشتہ عظمت و شوکت کا گہوارہ رہ چکا ہے۔ اور اب بھی اسے یہ امتیازی شان حاصل ہے۔ اہل شیعہ حضرات کا مرکز ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی حضرات اہل تسنن بھی اس سے وہی تعلق رکھتے ہیں، جو شیعہ بھائیوں کو ہے۔ آج سے تیس سال قبل کا ذکر نہیں کرتے۔ لیکن ہاں گذشتہ تیس سال کا عرصہ یہاں ایسا گذرا ہے۔ کہ شیعہ اور سنیوں میں بظاہر کسی قسم کی تلخی پیدا نہیں ہوئی۔ شیعہ دستور و روایات کے مطابق بند مکانوں، اور امام باڑوں میں اپنے عقائد کا اظہار کرتے رہے۔ اور اہل تسنن بھی حسب معمول عیسیٰ بدین خود و موسیٰ بدین خود کے مصداق کبھی ان سے معترض نہ ہوئے۔ لیکن اب ۲½ سال سے لکھنؤ کے شیعہ اور سنیوں کے تعلقات میں سخت کشیدگی پیدا ہو چکی تھی۔ اور اس فتنہ کے بانی درحقیقت وہی افراد تھے۔ جنہوں نے پنجاب میں مسلمانوں کو پاش پاش کیا اور جن کی سیاسی و مذہبی قلابازیوں سے تنگ آ کر مسلمانان پنجاب نے اپنے صوبہ کے دروازے ان پر بند کر دئیے تھے۔ یہاں ہم احرار کی "خدمات اسلامی" کا شمار کرانا نہیں چاہتے تحریک کشمیر۔ تحریک مسجد شہید گنج۔ شرکت و عدم شرکت کانگریس وہ کون مسئلہ تھا۔ جس میں انہوں نے عامۃ المسلمین کے جذبات و خواہشات سے بغاوت کرتے ہوئے۔ اغیار کی حمایت یا ان کے مقاصد کو تقویت نہیں پہنچائی؟ بہر حال یہی احرار تھے۔ جنہوں نے پنجاب سے اخراج کے بعد لکھنؤ میں ڈیرے ڈالے، اور جس طرح پنجاب میں "تحریک قادیان" شروع کر کے "انتخابی جنگ" میں حصہ لیا تھا۔ اسی طرح لکھنؤ کے "انتخابی اکھاڑے" میں بھی انہوں نے شیعہ سنیوں کو باہم متصادم کرانے کے لئے ایک راستہ تلاش کر لیا۔ انہیں یہاں بھی ایسے پرورش کنندگان کا سہارا مل گیا جنہیں ذاتی مفاد کیلئے مسلم مفاد کی قربانی سے بھی دریغ نہیں رہا ہے۔ دوسری طرف شیعہ حضرات میں بھی اس قسم کے لوگوں کی کمی نہ تھی کہ "علقمی یا عبد اللہ بن سبا کا پارٹ ادا کرنے سے چوک جاتے۔ چنانچہ فریقین سے انتخابی مسائل کو مذہبی رنگ دیکر باہمی کدورت و نفرت کے خطرناک جراثیم پھیلانے کی ناپاک مہم شروع کر دی اور ۳۰ برس کے کامل امن و سکون کے بعد لکھنؤ کی فضا ایک دفعہ پھر ایسی مکدر ہو گئی کہ ہر وقت شیعہ سنی فساد کا خطرہ دامنگیر تھا۔ چنانچہ بدقسمتی دیکھئے کہ اس ۲½ برس کے عرصہ میں جو مواد اندر ہی اندر پک رہا تھا، ۱۰ ربیع الاول کو پھوٹ نکلا اور لکھنؤ میں ایک خونریز فساد ہو گیا جس کی تعداد اموات، یا تعداد مجروحین

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم چکوال

دعویٰ دیوانی ۱۲۳۹ سال ۳۶ء

نتھو شاہ ولد بھگت رام جند چکوال بنام سمندر وغیرہ پسران حیدر سکنائے موہڑہ لوہاراں تحصیل چکوال

دعویٰ ۳۰۰/- روپے تمسک

بنام سکندر ولد حیدر سکنہ موہڑہ لوہاراں تحصیل چکوال۔

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی سکندر مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام سکندر مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر سکندر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۹۳۷ء کو بمقام چکوال حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۶ ماہ جون ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم؟

میری پیاری بہنو!

میری خاندانی مجرب دوا ماہواری ایام کی ہر مرض میں حیرت انگیز اثر ظاہر کرتی ہے جس کو ہزاروں میری بہنیں استعمال کر کے ماہواری ایام کی تکلیفوں سے مکمل صحت حاصل کر چکی ہیں۔ اگر آپ کو ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ درد سے آتے ہیں یا رک رک کر آتے ہیں بند ہو گئے ہیں۔ یا سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے کمر درد۔ سر درد اور قبض رہتا ہے۔ بھوک کم لگتی ہے پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے کام کاج سے دل دھڑکنے لگتا ہے سانس پھول جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا راحت کو استعمال کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کی تمام تکلیفیں رفع ہو جائیں گی۔ اور چاند جیسا لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل خوراک برائے ایک ماہ صرف دو روپے محصول ۸/، حفظ صحت کی بہترین کتاب کلید صحت ار کا ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں۔

ملنے کا پتہ:۔ ایچ نجم النساء بیگم احمدی بمقام شاہدرہ۔ لاہور

343

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہ مئی میں چندہ تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والے مخلصین

شیخ محمود حسین صاحب دہلی	۳۰/-
بابو عبد المجید صاحب ریناله	۲۱/-
" عبد الحلیم صاحب "	۱۲/-
بابو عبد الغنی صاحب معہ اہلیہ انبالہ	۱۵/-
حکیم شاہ نواز صاحب کھرڑ	۴۵/-
اہلیہ صاحبہ بابو عبد المجید صاحب انبالہ	۶/-
بابو عبد الواحد صاحب انبالہ چھاؤنی	۴۰/-
مولوی عبد الحی صاحب سواہ کشمیر	۱۵/-
مستری غلام احمد صاحب گلگار سرینگر	۵/-
راجہ محمد زمان خان صاحب نونہ مٹی آچھل کشمیر	۳۶/-
سید مسعود احمد شاہ صاحب بی اے رہتک	۱۲/-
فاطمہ بیگم صاحبہ معلمہ کشمیر	۷/-
سید سیف اللہ صاحب کشمیر	۵/-
مرزا اعظم بیگ صاحب گلگت	۴۰/-
اہلیہ صاحبہ " "	۲۵/-
ملک عبد الغنی صاحب اسنور	۵/-
اہلیہ میر مرید احمد صاحب سکھر	۲۵/-
سیف عالم صاحب "	۱۵/-
حکیم حفیظ الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	۱۵/-

گذشتہ سے پیوستہ

ڈاکٹر احمد خان صاحب جودھپور	۱۴۰/-
بابو عبد الرؤف صاحب سندھ	۴۰/-
شیخ رفیع الدین احمد صاحب ادبارد	۶۰/-
حکیم دین محمد صاحب کوئٹہ	۴۰/-
بابو محمد امان اللہ خان صاحب دالو	۳۰/-
بابو محمد احمد صاحب علو والی کندیاں	۲۵/-
منشی محمد شریف صاحب الہ آباد	۵/-
منشی کریم بخش صاحب لکھنؤ	۴۰/-
ماسٹر خیر الدین صاحب معہ اہل وعیال امراؤتی برار	۱۳۸
بابو ولی محمد صاحب کاٹھ گڑھ نینی تال	۳۰/-
عبد الرحیم صاحب بھوپال	۵/-
مشتاق عالم صاحب مہگاؤں	۱۱/-
سید موسےٰ رضا صاحب کھگول پٹنہ، اہلیہ صاحبہ " " "	۴۰/-
شاہ حسین صاحب سیرہ پور بھاگلپور	۵/-
سید وزارت حسین صاحب مونگھیر	۱۵۰/-
اہلیہ صاحبہ " "	۱۲/-
سید مشتاق احمد صاحب سنبھل پور	۱۵/-
دلوان الدین احمد صاحب ناروا بنگال	۱۵/-
شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی معہ اہل وعیال سکندر آباد دکن	۲۰۰/-

سیٹھ شیخ حسن صاحب یادگیر	۱۰/-
محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن	۴۰/-
امۃ الحی بیگم صاحبہ "	۳۰/-
عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد اعظم صاحب "	۲۰/-
میر احمد علی صاحب "	۲۵/-
محبوب علی صاحب "	۲۵/-

سید عبد الغنی صاحب حیدر آباد دکن	۱۰/-
محمد اسماعیل صاحب "	۵/۵/۳
بشیر احمد صاحب رنگون	۱۰/-
پروفیسر مولانا محمد صاحب ایم اے مدراس	۱۰/-
جمعدار نیک عالم صاحب کھتہ	۱۰/-
شیخ حمید احمد صاحب معہ اہلیہ میمو	۱۴/-
مظفر احمد صاحب "	۵/-
بی محمد صاحب منگلور	۹/-

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان

شرح چندہ میں اضافہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد ہے۔ کہ موصی اور غیر موصی احباب جو خوشی سے پسند فرمائیں اپنی شرح چندہ میں تین سال کیلئے حسب ذیل طریقوں پر اضافہ کریں۔

۱۔ جو دوست موصی ہیں۔ وہ اپنے حصہ آمد کا ایک درجہ بڑھا دیں۔ مثلاً جو موصی اب اپنی آمد کا دسواں حصہ ادا کرتے ہیں۔ وہ تین سال کیلئے نواں حصہ داخل کرنا منظور فرمالیں۔ جو دوست نواں حصہ دیتے ہیں۔ وہ آٹھواں حصہ دینا شروع کر دیں۔ علیٰ ھذا القیاس۔ (۲) غیر موصی احباب اپنا چندہ عام بجائے ایک آنہ فی روپیہ کے سوا آنہ فی روپیہ کے حساب سے دیا کریں۔ مندرجہ بالا ہر دو قسم کے اضافے اختیاری ہیں۔ یعنی جو دوست خوشی سے بڑھانا چاہیں۔ بڑھا سکتے ہیں۔ مگر ہم امید رکھتے ہیں کہ صدر انجمن کی موجودہ مالی حالت کے پیش نظر اور حضور کی تحریک کے احترام میں احباب جماعت کا بیشتر حصہ مجوزہ اضافہ چندہ اپنی خوشی سے قبول کریگا۔ موصی اور غیر موصی اصحاب کو جو اس طرح اپنا چندہ

دوائی اٹھرا

حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تپ۔ پیچش در دسلی یا مونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ اور لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے ولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے۔ علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان پنجاب

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اسکے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جسکو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں۔ کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بیقاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے۔ یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اس کے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے۔ اور چہرہ پر شباب کی رونق آجاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیئے۔ قیمت (ع۱۲) نوٹ:۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔

ملنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بنوں ۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اضلاع بنوں اور ڈیرہ اسمٰعیلخاں میں حملہ آوروں کے گروہ گھوم رہے ہیں اور حملہ کرنے کے لئے موقع کی تلاش میں ہیں۔ ۳۱ مئی کی شب کو فرنٹیر کنسٹیبلری اور فوجی دستوں کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ فی الفور سیدگی کے مقام پر جو بنوں سے بارہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہنچ جائیں تحقیقات پر معلوم ہوا۔ کہ سیدگی کے نزدیک ڈاکو ؤں کے ایک گروہ کو دیکھا گیا تھا۔ جو ضلع بنوں کے کسی مقام پر حملہ کرنے یا سڑک پر چلنے والی لاریوں کو لوٹنے کی کوشش میں تھا۔

راولپنڈی ۵ جون۔ راولپنڈی کے مقامی کالج کی سیکنڈ ایر کلاس کے طلبہ نے ہڑتال کر دی ہے۔ صرف چند عیسائی لڑکے کلاس میں حاضر ہوئے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک پروفیسر نے ایک سکھ لڑکے کو گالی دی تھی اور اسے مارا تھا۔ چنانچہ اسی بناء پر ہڑتال کی گئی۔ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے سٹاف کا جلسہ ہو رہا ہے۔

شملہ ۵ جون۔ ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ ۳ اور ۴ جون کی درمیانی شب وانا اور رزمک کیمپوں پر فائر ہوتے رہے۔ لیکن برطانوی فوج کو کوئی نقصان نہیں پہنچا کل فرسٹ انفنٹری بریگیڈ شام کو الگد سے مدا میر کلائی کی طرف روانہ ہوئی۔ اور وہاں پہنچ کر کیمپ لگا دیا

برلن ۵ جون۔ برلن کے سرکاری حلقوں نے اس اطلاع کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ برطانیہ۔ جرمنی۔ اطالیہ اور فرانس کے درمیان ہسپانوی سمندر میں چلنے والے جہازوں کے تحفظ کے متعلق عہد حاصل کرنے کے لئے گفت و شنید ہو رہی ہے۔

بنوں ۵ جون۔ کل پالگاہ میں توری خیل قبائل کا جلسہ ہوا۔ جس میں صلح کی شرائط پر غور کیا گیا۔ قبائل میں دو فریق ایسے ہیں جن میں ایک گورنمنٹ سے صلح کا حامی اور دوسرا اس کا مخالف ہے۔ چنانچہ ان دو فریقوں کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں دو اشخاص ہلاک ہوئے۔ آج میراں شاہ کے مقام پر ایک نمائندہ جرگہ منعقد ہوا جو کل تک شرائط صلح پر غور کرنے کے لئے جاری رہے گا۔

امرتسر ۵ جون۔ انیس روز کی ہڑتال کے بعد آج خالصہ کالج کے ہڑتالی طلبا اور پرنسپل کے درمیان تصفیہ ہو گیا۔ چنانچہ صبح کالج کے گوردوارہ میں بابا کھڑک سنگھ نے اپنا ثالثی فیصلہ پڑھ کر سنایا جس میں لکھا تھا کہ جن طلبا کا نام رجسٹر سے کاٹ دیا گیا ہے۔ انہیں واپس لے لیا جائے۔ نیز طلبا انضباط کو قائم رکھتے ہوئے کالج کے ارباب حل و عقد کا احترام کریں۔ ہڑتالی طلبا نے اعلان کیا۔ کہ انہیں یہ فیصلہ منظور ہے۔ ازاں بعد پرنسپل نے سمجھوتہ کی منظوری کا اعلان کیا۔

احمد آباد ۵ جون۔ پرسوں رات یہاں سخت طوفان باد و باراں آیا جس کے نتیجہ میں متعدد اشخاص مجروح ہوئے۔ لاتعداد درختوں کے اکھڑ جانے اور چھتوں کے اڑ جانے کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ ایک سڑک پر موٹر کے الٹ جانے کی وجہ سے ڈرائیور ہلاک اور ۵ مسافر مجروح ہوئے۔

بمبئی ۵ جون۔ فرقہ وار فسادات کے سلسلہ میں پولیس نے چھ سے زیادہ اشخاص گرفتار کئے ہیں۔ کمشنر پولیس نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو شخص ایسے اشخاص کے متعلق اطلاع دے گا۔ جو قاتلانہ حملوں کے مرتکب ہوئے ہیں اسے پانچ سو روپیہ انعام دیا جائیگا

بمبئی ۵ جون۔ اخبار "ٹائمز آف انڈیا" لکھتا ہے۔ کہ مغربی بحر الکاہل کے ایک جزیرہ "نیو برٹن" میں دو آتش فشاں پہاڑوں کی آتش فشانی کی وجہ سے شہر رابول میں زبردست تباہی مچی۔ یہ آتش فشاں پہاڑ کچھ عرصہ سے خاموش تھے۔ روزنامہ مذکور لکھتا ہے۔ کہ اس ناگہانی آفت کی وجہ سے ایک جزیرہ ناپید ہو گیا۔ اور قریب ہی ایک اور جزیرہ نمودار ہو گیا ہے۔ شہر رابول "نیو برٹن" کا دارالحکومت ہے۔ جو سڈنی کے شمال کی طرف ۱۸۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

بلباؤ ۵ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ طیارہ کے ایک حادثہ کے نتیجہ میں باغی جرنیل مولا اس کے محافظ۔ دو افسر اور دو ہوا باز ہلاک ہو گئے۔ طیارہ محاذ جنگ پر جاسوسی کر رہا تھا۔ جب کہ دھند کے باعث وہ مشکلات میں گھر گیا۔ انجام کار زمین پر گر پڑا۔ جس کے نتیجہ میں مندرجہ بالا اتلاف جان ہوا۔

لاہور ۵ جون۔ آج لاہور کا ٹمپریچر ۱۱۶ء۹ تھا۔ گرمیوں کے آغاز سے لے کر اس وقت تک کا یہ انتہائی ٹمپریچر ہے۔

لنڈن ۵ جون۔ ویسٹ کنسنگٹن میں پرنس آف برار نے ایک مسجد کا سنگ بنیاد رکھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ مسجد تاج محل کی طرز پر تعمیر کی جائیگی مسجد کی جگہ ۲۸ ہزار پونڈ میں خریدی گئی ہے۔ اعلیٰ حضرت نظام حیدر آباد نے ۶۰ ہزار پونڈ کی رقم عطا کی ہے

امرتسر ۶ جون۔ گیہوں حاضر ۳ روپے نو دھاضر ۲ روپے ۵ آنے ۳ پائی۔ کھانڈ دیسی ۷ روپے ۴ آنے سے ۸ روپے ۱۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۹ آنے ۶ پائی اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴ ہے

الہ آباد ۵ جون۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر جی۔ ڈی۔ برلا ذاتی حیثیت میں وائسرائے اور مسٹر گاندھی کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش میں ہیں۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ عنقریب وائسرائے یا وزیر ہند اس سلسلہ میں ایک نیا بیان جاری کریں گے۔

جنیوا ۵ جون۔ مجلس اقوام کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے کہ اسکندرونہ کی بندرگاہ پر ترکوں کا پورا قبضہ ہوگا جس طرح کہ سلانیکا کی بندرگاہ پر یوگوسلاویہ کا ہے

اسکندرونہ ۵ جون۔ شام کے تمام عربوں اور آرمینیوں نے عام ہڑتال کر دی ہے۔ انطاکیہ اور اسکندرونہ کے باشندے بھی اس ہڑتال میں شامل ہیں۔ یہ ہڑتال مجلس اقوام کے اس فیصلہ کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے کی گئی ہے۔ جو اس نے ان صوبوں کے نظم و نسق کے متعلق کیا ہے۔ اس ہڑتال کے باعث ترکی فرانس اور شام کے درمیان مصالحت کی جو گفت و شنید ہو رہی تھی۔ وہ منقطع ہو گئی ہے۔

لکھنؤ ۵ جون۔ شیعہ سنی فساد کے سلسلہ میں جن ایک سو اشخاص کو گرفتار کیا گیا تھا۔ انہیں ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔

پراگ (بذریعہ ڈاک) جرمنی میں پادریوں اور حکومت کے درمیان اختلافات بڑھ رہے ہیں۔ حکومت نے ایک ہزار پادریوں کو اغلام بازی کے الزام میں گرفتار کیا ہے۔ حکومت کے خلاف جرمنی کے کیتھولک جرائد سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ اس کے برعکس نازی اخبارات لکھتے ہیں کہ ان پادریوں کے خلاف کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

کانپور ۵ جون۔ کانپور میں ایک تیل کے کارخانہ میں آگ لگ گئی جو فوراً تمام عمارت میں پھیل گئی۔ آگ بجھانے والے انجنوں نے ۶ گھنٹے کی لگاتار جد و جہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔ آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ دو لاکھ روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی